سلسلۂ مطبوعات مجلس: ۲۰۵

نبی خاتمؐ و دین کامل

ادیان و ملل کی تاریخ میں اس کی اہمیت

و

خصوصیت

از

مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

طبع دوم

۱۴۳۰ھ - ۲۰۰۹ء

نام کتاب	:	نبی خاتم و دین کامل
نام مصنف	:	مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ
صفحات	:	۴۰
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
کمپوزنگ	:	(حشمت علی) مجلس تحقیقات ونشریات اسلام
طباعت	:	کاکوری آفسیٹ پریس، لکھنؤ
قیمت	:	Rs. 20/-

طابع وناشر

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام

پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

فون نمبر:0522-2741539، فیکس نمبر:0522-2740806

www.abulhasanalinadwi.org

عزیز کے ممنون ہیں، نیز مولانا نور عالم امینی ندوی صاحب کے بھی ممنون ہیں، جنھوں نے اس کارواں و بلیغ عربی ترجمہ کر کے دارالعلوم دیوبند کے عربی رسالہ "الداعی" میں شائع کیا، عربی ترجمہ بھی علاحدہ رسالہ کی شکل میں "مجلس تحقیقات ونشریات اسلام" ندوۃ العلماء کی طرف سے شائع ہورہا ہے اصل (اردو) تقریر پر مولانا نے نظر ثانی فرمائی، جن تاریخی نقول اور شہادتوں کا اس تقریر میں (جو فی البدیہہ کی گئی تھی، اور مقرر کے سامنے کوئی نوٹ یا یادداشت نہیں تھی) حوالہ دیا گیا تھا، ان کو ان کے اصل الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، اور کچھ نئے ضروری مواد و معلومات کا اضافہ کیا گیا ہے، جو بہت قیمتی ہے۔

مجمع اور موقع کی رعایت سے سامعین کی خدمت میں (جن میں اکثریت علماء دین اور طلبۂ علوم دینیہ کی تھی) بعض جن دوسری دعوتی واصلاحی ذمہ داریوں (دینی تعلیم کے دعوتی انتظام، ملی تشخص کی حفاظت اور مسلم پرسنل لا کے دفاع) کے تعلق سے جو کچھ کہا گیا تھا، اس کو اس تقریر کے متن میں شامل نہیں کیا گیا کہ وہ ایک مستقل مضمون کا طالب ہے، امید ہے کہ یہ تقریر ہر طرح چشم کشا اور بصریت افروز ثابت ہوگی، اور اس سے دعوتی واصلاحی فائدہ اٹھایا جائے گا، وباللہ التوفیق۔

محمد رابع ندوی	۱۳/۵/ ۱۴۰۷ھ
سکریٹری مجلس تحقیقات ونشریات اسلام	۱۴/۱/ ۱۹۸۷ء

www.abulhasanalinadwi.org

نبی خاتمؐ و دین کامل

الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین وخاتم النبیین، محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الی یوم الدین. امابعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً (سورۃ المائدہ۔۳)

آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کردیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

صدر محترم! حضرات گرامی قدر اور برادران عزیز! قادیانیت کے موضوع پر دارالعلوم دیوبند جیسی عالمی مرکزی تاریخی درس گاہ اور مرکز فکر وعمل میں میرے علم میں یہ پہلی مجلس مذاکرہ ہے، جس میں تحقیقی علمی مقالات پیش کیے جائیں گے، اور قادنیت کا علمی، دین اور کلامی طریقہ پر مفصل جائزہ لیا جائے گا، آپ حضرات قابلِ مبارکباد ہیں کہ آپ آخر تک

www.abulhasanalinadwi.org

یہاں تشریف رکھیں گے اور ان مقالات اور خطبات سے فائدہ اٹھائیں گے میں اپنی محرومی پر متاسف ہوں کہ میں اس سے پورے طور پر استفادہ نہیں کرسکوں گا، بعض حالات اور بعض ضروریات کا تقاضا ہے کہ میں جلسہ کے داعیوں اور اپنے رفقاء کار اور بزرگوں سے جلد اجازت لوں، میں اس وقت جو کچھ عرض کروں گا، وہ قرآن مجید، ادیان وملل کی تاریخ، اور مذاہب کے تقابلی مطالعہ کے ایک حقیر طالبعلم کی حیثیت سے کچھ اشارات ہوں گے، جن کا زیادہ تر تعلق اہل علم اور ان طلبہ سے ہوگا جو دین کی خدمت کے لئے اپنے کو تیار کررہے ہیں۔

حضرات! قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین کے تعلق سے دو چیزیں بڑی اہمیت رکھتی ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا وعدہ اور مذاہب وادیان کو بنیادی طور پر ان کی ضرورت ہے ایک اشاعتِ دین دوسرے حفاظت دین۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے، قرآن مجید میں دونوں کے بارہ میں واضح اشارات موجود ہیں، مثلاً اشاعتِ دین کے لئے صاف کہا گیا ہے:۔

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ. (سورة التوبة:٣٣)

وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ

www.abulhasanalinadwi.org

مشرک نا خوش ہی ہوں۔

اور کہیں فرمایا گیا:۔

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (سورة التوبة:٣٢) اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔

"لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ" سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ دین تمام ادیان پر غالب ہو کر رہے گا اور محض سیاسی، انتظامی طور پر اور اقتدار اعلیٰ کی حیثیت سے نہیں، بلکہ دلائل کے لحاظ سے بھی اور تسخیر ذہنی و تسخیر عقلی کے میدان میں بھی۔

دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی گئی اور پیشین گوئی کی گئی ہے:۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ٥ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ٥ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ٥ (سورة النصر)

جب اللہ کی مدد آ پہنچی اور فتح (حاصل ہوگئی) اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگ غول کے غول خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو وہ معاف کرنے والا ہے۔

"يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا" کا دل کش منظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیّبہ ہی میں دکھا دیا گیا، لیکن یہ منظر بار ہا سامنے آتا رہا ہے۔

تیسری طرف سورۂ نور میں کہا گیا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِیْ ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْناً (سورۃالنور۔۵۵)

جولوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا، جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا، اوران کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم وپائدار کردے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔

"تمکین فی الارض" کا نتیجہ اشاعتِ دین بھی ہے اسی لئے فرمایا گیا:۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِط (سورۃالحج:۴۱)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔

یہ الفاظ بڑے جامع، وسیع، معنی خیز اور فکر انگیز ہیں، اور تاریخ ان کی حرف بحرف تصدیق کرتی ہے۔

جہاں تک صیانت وحفاظتِ دین کا تعلق ہے جو دوسرا رکن ہے، اور بہت اہم رکن ہے، قرآن میں اس کی ضمانت دی گئی ہے، اور اس کے لئے ایک عظیم اور چونکا دینے والا اعلان کیا گیا ہے، اور تاریخ کو اس کا

www.abulhasanalinadwi.org

شاہد بنایا گیا ہے، وہ خدا کا یہ فرمان اور قرآن مجید کا یہ اعلان ہے:۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (سورۃ الحجر: ۹) بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

صاف صاف کہا گیا ہے کہ ہم نے "الذکر" یعنی قرآن مجید کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے براہ راست اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔

حضرات! میں تاریخ کو قرآن مجید کی تفسیر تو نہیں کہوں گا کہ یہ بڑی جرأت کی بات ہوگی، لیکن میں تاریخ کو قرآن مجید کی تصدیق ضرور کہوں گا، تاریخ بتاتی ہے کہ جہاں تک دوسرے ادیان کا تعلق ہے، اشاعتِ دین کے میدان میں ان متعدد ادیان کے کامیاب ہونے میں کوئی شک نہیں، اپنے اپنے دور میں کسی نے آدھی دنیا فتح کرلی، کسی نے چوتھائی دنیا پر اپنا اثر قائم کیا، کوئی دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گیا، ان مذاہب میں جنھوں نے عالمی طور پر دنیا کے وسیع ترین رقبہ، معاشرۂ انسانی اور فکرِ انسانی پر گہرا اثر ڈالا ہے، تاریخ ادیان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں دو مذاہب خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ایک بدھ مذہب جس نے تقریباً وسط ایشیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، اور جس کے اثرات افغانستان وترکستان ہی تک نہیں (جن میں سمرقند وبخارا بھی شامل ہیں) بلکہ شام تک پھیلے، ٹکسلا کے حفریات (کھودائیاں) اور انکشافات بتاتے ہیں کہ اس

www.abulhasanalinadwi.org

مذہب کے اثرات پاٹلی پتر (مشرقی ہندوستان) سے لے کر پنجاب (مغربی ہندوستان) تک اور پنجاب کے اس علاقہ سے (جواب راولپنڈی اور اسلام آباد کے قریب ہے) بحر روم (MEDITERRANEAN SEA) کے ساحل پر واقع ممالک اور شہروں تک پھیلے ہوئے تھے، یہاں تک کہ وہاں کی تہذیب اور فن تعمیر بھی اس سے متاثر ہوا تھا، اس مذہب نے دنیا کے بہت بڑے رقبہ کو متاثر کیا، اور چین و جاپان تک پھیلا، جہاں وہ ابھی تک موجود ہے۔

دوسرے نمبر پر عیسائیت آتی ہے، جو فلسطین کے حدود سے نکل کر (جہاں اس کا ظہور ہوا تھا) وسط یورپ تک پہونچی، بالآخر بازنطینی شہنشاہی کا سرکاری مذہب بن گئی، بحر روم کے ساحل پر واقع ممالک اور آبادیوں پر سایہ فگن ہوئی، قسطنطنیہ اس کا مذہبی وسیاسی دار السلطنت تھا، پھر یورپ اور امریکہ کے براعظم کلّیۃً اپنے اپنے وقت پر اس کے حلقہ بگوش بن گئے۔

لیکن تاریخ یہاں حیرت انگیز طریقہ پر یہ بات بھی بتاتی ہے کہ جس قدر دونوں عالمی مذہبوں نے اشاعت کے تعلق سے عظیم الشان و بے نظیر کامیابی حاصل کی، اسی قدر وہ حفاظت دین کے میدان میں اور اپنی اصلی روح کے ساتھ محفوظ رہنے میں ناکام رہے، وہ بہت جلد اندرونی سازشوں کا بھی شکار ہوئے، اور بیرونی اثرات کا بھی۔

بدھ مذہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ بہت جلد ہی وہ دین جو معاشرہ کی

www.abulhasanalinadwi.org

اصلاح، ذات پات کی تفریق کو ختم کرنے، اور بت پرستی کے بحران اور اس کی "سرسامی کیفیت" کے خلاف میدان میں آیا تھا، اور اس نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا، خود انسان پرستی، بت سازی اور مجسمہ تراشی کا علم بردار بن گیا، خود پنڈت جواہر لال نہرو نے DISCOVERY OF INDIA (انکشاف ہند) میں فاضل ہندو مستند مؤرخین کے حوالہ سے صاف لکھا ہے کہ بدھ مذہب جس چیز کو مٹانے آیا تھا، خود اسی کا شکار ہو گیا (۱)۔

ایک ہندو فاضل (V.VAIDYA) اپنی کتاب "ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی تاریخ" (HISTORY OF MEDIAEVAL HINDU ANDIA) میں راجہ ہرش (۶۰۶-۶۴۸) کے بارے میں لکھتے ہیں:-

"اس زمانہ میں ہندو مذہب اور بدھ مذہب دونوں ہی یکساں طور پر بت پرست تھے، بلکہ شاید بدھ مت بت پرستی میں ہندو مذہب سے بھی آگے بڑھ گیا تھا، یہ مذہب حقیقتاً خدا کے انکار سے شروع ہوا لیکن آخر کار اس نے بدھ کو ہی سب سے بڑا خدا بنا لیا، بعد میں اور دوسرے خداؤں مثلاً BODHISTAVAS کا اضافہ ہوتا گیا، اور خصوصاً مہایانا مذہب (اسکول) میں بت پرستی نے حتمی طور پر قدم جما لئے، ہندوستان میں اسے اس قدر عروج حاصل ہوا کہ بعض مشرقی زبانوں میں "بدھ" کا نام ہی "بت" کے ہم معنی ہو گیا (۲)"۔

---

(۱) ملاحظہ ہو DISCOVERY OF ANDIA

(۲) HISTORY OF MEDIAEVAL HINDU INDIA. VOL I,POONA-1921,P.101

www.abulhasanalinadwi.org

میں نے خود اپنی آنکھوں سے ٹکسلا (TAXILA) کی زیر زمین کھدائیوں میں جو شہر برآمد ہوئے ہیں، ان کو دیکھا ہے کہ گوتم بدھ جی کے مجسموں کی وہ بھر مار ہے کہ ایک انسان کو متلی ہونے لگتی ہے (میں یہ لفظ قصداً استعمال کر رہا ہوں کہ مجھ پر یہ امتلائی کیفیت گذر چکی ہے) چھوٹے، بڑے، چوڑے، چپکلے، لمبے، بھدے، خوبصورت ہر طرح کے مجسمے سیکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں، تو جو مذہب بت پرستی مٹانے آیا تھا وہ بہت جلدی بت پرستی نہیں بلکہ بدھ پرستی کا شکار ہو گیا، بلکہ جیسا کہ اوپر گزرا بت کا لفظ ہی بدھ سے مختلف ملکوں میں پھیل گیا، خدا کی شان نظر آتی ہے کہ بت پرستی کے خلاف جو تحریک پیدا ہوئی تھی، وہ بت پرستی کا اتنا بڑا شعار بن گئی؟ اس نے زبان کے ذخیرہ اور فکرِ انسانی کو ایک نیا لفظ دیا ہے، جو سکۂ رائج الوقت کی طرح تمام دنیا میں رائج ہو گیا، اس طریقہ سے شخصیت پرستی، انسانی تقدیس اور اپنی فکر، اور مراقبہ کی طاقتوں کو ایک انسان پر مرکوز کرنے کا رجحان یہ بدھ مذہب سے پیدا ہوا۔

جہاں تک عیسائیت کا تعلق ہے، اس کے متعلق خود عیسائی مؤرخین کا یہ اعتراف ہے کہ عیسائی مذہب جتنی جلدی تحریف کا شکار ہوا، اس کی نظیر مذاہب کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے، پہلی صدی ہی میں وہ ایک بڑی سازش کا جس کا قائد سینٹ پال (SAINT PAUL) (۱۰ء۔۶۶ء) تھا شکار ہو گیا، اور ایک نئی عیسائیت، ایک متبادل عیسائی نظام عقائد، نظام عبادات اور نظام معاشرت وجود میں آ گیا، جس کا تعلق اپنے حقیقی داعی (سیدنا مسیح

www.abulhasanalinadwi.org

علیہ الصلاۃ والسلام) سے برائے نام ہے، وہ حقیقت میں سینٹ پال (SAINT PAUL) کی تخلیق ہے، چوتھی صدی کے آخر ہی میں عیسائی سوسائٹی میں تثلیث کا عقیدہ کس طرح سرایت کر گیا تھا، اس کے متعلق ایک عیسائی فاضل لکھتا ہے:۔

"یہ عقیدہ کہ خدائے واحد تین اقانیم سے مرکب ہے عیسائی دنیا کی پوری زندگی اور افکار میں چوتھی صدی کے آخر ہی میں سرایت کر چکا تھا اور طویل عرصہ تک سرکاری اور تسلیم شدہ عقیدہ کی حیثیت سے جس کو پوری مسیحی دنیا مانتی تھی باقی رہا، یہاں تک کہ انیسویں صدی عیسوی کے نصف ثانی میں اس عقیدہ کے تغیر اور اس شکل تک پہونچنے کا راز فاش ہوا (۱)"۔

اس سے زیادہ صراحت و جرأت کے ساتھ زمانۂ حال کا ایک مسیحی فاضل ERNEST DE BUNSEN اس تغیر و انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جس عقیدہ اور نظام کا ذکر ہمیں انجیل میں ملتا ہے، اس کی دعوت مسیحؑ نے اپنے قول و عمل سے کبھی نہیں دی تھی، اس وقت عیسائیوں یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان جو نزاع قائم ہے، اس کی ذمہ داری حضرت مسیحؑ کے سر نہیں ہے، بلکہ یہ سب اس یہودی عیسائی بے دین پال کا کرشمہ ہے، نیز صحف مقدسہ کی تمثیل و تجسیم کے طریقہ پر تشریح اور ان صحیفوں کو پیشین گوئیوں اور مثالوں سے بھر دینے کا نتیجہ ہے، پال نے

---

(۱) ماخوذ از VOL,14.1967.NEWCATHOLIC ENCYCLOPAEDIA مقالہ تثلیث مقدس ج ۱۴ صفحہ ۲۹۵ باختصار۔

www.abulhasanalinadwi.org

استیفن (STEPHEN) کی تقلید میں جو مذہب ایسانی (ESSENE) کا داعی ہے، حضرت مسیحؑ کے ساتھ بہت سی بدھ رسوم وابستہ کردیں، آج انجیل میں جو متضاد کہانیاں اور واقعات ملتے ہیں، اور جو حضرت مسیحؑ کو ان کے مرتبہ سے بہت فروتر شکل میں پیش کرتے ہیں، وہ سب پال کے وضع کیے ہوئے ہیں، حضرت مسیحؑ نے نہیں بلکہ پال اور ان کے بعد آنے والے پادریوں اور راہبوں نے اس سارے عقیدہ ونظام کو مرتب کیا ہے، جس کو آرتھوڈکس مسیحی دنیا نے اٹھارہ صدیوں سے اپنے عقیدہ کی اساس قرار دے رکھا ہے(۱)"۔

یہاں پر قرآن مجید کا کھلا اعجاز معلوم ہوتا ہے، تاریخ مذاہب وادیان کا ایک انصاف پسند طالب علم اگر صرف اس جملہ پر ایمان لے آئے کہ صحراء میں پیدا ہونے والے اور صحراء میں زندگی گذارنے والے ایک امّی پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے کتنی بڑی تاریخی حقیقت ادا کی گئی ہے کہ مسیحیت کے پیرووں کو "ضالین" کے وصف ولقب سے مخصوص کیا گیا ہے، یہ ایک ایسی تاریخی حقیقت ہے، جس پر خود تاریخ ادب سے اپنا سر خم کرتی اور پورا تاریخی ذخیرہ سرافگندہ ہو کر اس کی تصدیق کرتا ہے، اور مؤرخین حیران ہو کر رہ جاتے ہیں۔

میں آپ کی توجہ اس لسانی تجربہ پر مبذول کرتا ہوں کہ جو الفاظ دوسری زبانوں میں منتقل ہوئے ہیں بعض اوقات ان کی طاقت اور ان کے اپنے مفہوم کے ادا کرنے میں فرق واقع ہو گیا ہے، الفاظ کا بھی تاریخی سفر

ISLAM OR TRUE CHRISTIANITY P.128(1)

www.abulhasanalinadwi.org

ہوتا ہے، جیسے انسانی قافلوں، تہذیبوں اور افکار انسانی کا تاریخی سفر ہے، جب وہ سفر طے کرتے ہیں تو اپنی بہت سی تازگی کھودیتے اور بہت سے خارجی ومقامی اثرات قبول کر لیتے ہیں، اردو میں بھی عربی کے بہت سے الفاظ ہیں، جن کو اپنے صحیح مفہوم ومعنی میں سمجھنا مشکل ہوگیا ہے، اوران میں وہ زور وقوت باقی نہیں رہی جو اصل زبان میں تھی، ان میں ایک لفظ ''ضلالت'' بھی ہے ''ضلالت'' کو ہر طرح کے فساد عقیدہ، ہر درجہ کے فساد عمل، معمولی انحراف، اور چھوٹی بڑی غلط فہمی کے معنی میں لیا جاتا ہے، لیکن لسانیت کا مطالعہ بتاتا ہے کہ جیسے اشیاء اور خارجی موجودات کا درجۂ حرارت (TEMPERATURE) ہوتا ہے، ویسے ہی الفاظ کا بھی ایک ٹمپریچر ہوتا ہے، اور جیسے اجسام کا ایک سائز ہوتا ہے، الفاظ کا بھی ایک سائز ہوتا ہے، حیرت انگیز بات ہے کہ جس برگزیدہ ہستی نے مسیحیت کی تاریخ نہیں پڑھی تھی، اس کے لئے کوئی ذرائع معلومات نہیں تھے، اور جس کا ایک مسیحی ملک میں جانا صرف چند دن کے لئے، اور کسی مسیحی سے ملنا چند منٹوں کے لئے ثابت ہے، اس کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت ادا کی ہے، کہ یہودیوں کے لئے ''اَلْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ'' کا لفظ استعمال کیا ہے اور عیسائیوں کے لئے ''اَلضَّآلِّیْنَ'' کا لفظ آیا ہے (۱)۔

---

(۱) علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں حضرت عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت قرآنی ''غیر المغضوب علیهم ولا الضالین'' کے بارے میں پوچھا، کہ ''غیر المغضوب علیهم'' کا مصداق کون ہے؟ فرمایا:۔ یہود!۔ اور ''ولا الضالین'' کا مصداق کون ہے؟ فرمایا:۔ نصاریٰ! وہ گمراہ کردہ راہ ہیں، بعینہٖ اسی طرح کی روایت حضرت ابوذرؓ سے بھی ہے، ابن کثیر کہتے ہیں کہ ابن ابی حاتم کا قول ہے کہ مفسرین کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ ''المغضوب علیهم'' سے مراد یہود ہیں اور ''الضالین'' سے مراد نصاریٰ۔ (تفسیر ابن کثیر ۱، ص: ۵۳-۵۴)

www.abulhasanalinadwi.org

تنہا یہ لفظ قرآن مجید کے مُنزَّل من اللہ اور وحی الٰہی ہونے کے لئے کافی ہے، مسیحیوں کے لئے دس لفظ استعمال کئے جاسکتے تھے، عربی جیسی وسیع زبان میں پچاس لفظ ہوسکتے تھے، اور سب منطبق ہوتے، لیکن اس میں ایک کھلا ہوا فرق رکھا گیا ہے، یہود کے لئے "اَلْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ" کا لفظ آیا ہے، یہود کی پوری تاریخ بتلاتی ہے، کہ وہ "اَلْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ" (غضب الٰہی کے مورد و مستحق) ہیں، انھوں نے انسانی اخلاقیات ورجحانات، انسانی کردار وعمل، اور معاشرۂ انسانی پر جو سلبی اور انتشار انگیز اثرات ڈالے ہیں، اور صدیوں تک تاریخ انسانی میں تخریبی وسازشی کردار ادا کیا ہے، ان کے ساتھ خدا کا جو معاملہ رہا ہے، اور ان میں ہر دور میں جس طرح کی بغاوت اور جس طرح کی سرکشی پیدا ہوئی ہے، انھوں نے جس طرح اپنے آپ کو خدا کی برکتوں اور نصرتوں سے محروم کیا ہے، ان کے لئے "المغضوب علیھم" سے زیادہ کوئی اور لفظ موزوں نہیں۔

جو شخص بھی کتاب "تعلیم حکمائے صہیون" (البروتوکولات) کا مطالعہ کرے گا، کم سے کم مشہور امریکی صنعت کار اور ملک التجار سر ہنری فورڈ (HENRY FORD) کی کتاب "بین الاقوامی یہودی" پر نظر ڈالے گا، جس میں سابق الذکر کتاب کے بکثرت اقتباسات اور عبارتیں آئی ہیں، اس کے یہودیوں کے نسل انسانی کو خراب کرنے، اخلاق ومعاشرہ کو بگاڑنے اور آنے والی نسلوں کو معنوی اور اخلاقی طور پر دیوالیہ بنانے کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر لرزہ خیز اور ہولناک منصوبوں کو دیکھ کر اس کے

www.abulhasanalinadwi.org

بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، اور یہودیوں کے مورد غضب الٰہی اور دشمنِ انسانیت ہونے کا یقین ہو جائے گا، یہاں پر بہت اختصار کے ساتھ چند منصوبوں کے عنوانات لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) ہر مذہب کے حاملین مذہب اور دیندار کی مخالفت اور ان سے جنگ، اور ان کے پیغام اور مقام کے اثرات کو زائل کرنا اور ان کو نظر سے گرانا (۱)۔

(۲) مخرب اخلاق اور ہیجان انگیز لٹریچر کی تیاری اور اشاعت جس میں عقل و منطق اور اخلاقیات کا کوئی گزر نہ ہو (۲)۔

(۳) عالمگیر جنگوں کا سلسلہ شروع کرنا اور ان کے لئے فضا تیار کرنا (۳)۔

(۴) سربراہان حکومت اور اہل اقتدار کے ساتھ شطرنج کے مہروں کی طرح کھیلنا (تاکہ وہ یہودیوں کے سیاسی مقاصد کی تکمیل کرسکیں) (۴)۔

(۵) نوجوانوں کو تعلیم، لٹریچر، ناولوں اور فلموں کے ذریعہ خراب کرنا، ان کے ذہن کو بگاڑنا، اور ان میں جنسی آوارگی پیدا کرنا (۵)۔

یہاں پر "تعلیم حکمائے صہیون" (بروتوکولات) کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے، جس سے اس سازش کی گہرائی اور اس میں یہودیوں کی کامیابی کا کچھ اندازہ کیا جاسکتا ہے، جس کا انھوں نے خود اعلان واقرار

(۱) ملاحظہ ہو "الیہودی العالمی" (انگریزی کتاب کا عربی ترجمہ ص: ۹۴)
(۲) ایضاً ص: ۹۵۔ (۳) ایضاً ص: ۱۰۷۔ (۴) ایضاً ص: ۱۲۹۔ (۵) ایضاً ص: ۱۸۳

www.abulhasanalinadwi.org

کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:۔

"صحیح صورت حال کو سمجھنے اور حقائق کی مدد سے ہمیں کامیابی حاصل کرنے میں بڑی سہولت ہوئی، اور وہ یہ حقیقت ہے کہ ہم جن لوگوں کے ساتھ اپنے روابط قائم کرنا چاہتے ہیں، ہم ان کی ان دکھتی ہوئی رگوں کو پکڑتے ہیں، اور اس لے میں گاتے ہیں، جو انسانی عقل میں سب سے زیادہ ہیجان پیدا کرنے والی ہے، جیسے رقوم کے بڑے بڑے میزانیے، عشق ومحبت کے جذبات، انسان کی مادی ضرورتوں میں اطمینان وسکون، ان کمزور انسانی پہلوؤں میں سے ہر پہلو انسان ومعاشرہ کے محرکات وجذبات کو مفلوج ومعطل بنانے کے لئے کافی ہے، اس لئے اس سے لوگ ان لوگوں کے رجحانات کے غلام بن جاتے ہیں، جو ان کی عملی قوتوں اور سرگرمیوں کو اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں(۱)"۔

لیکن جنھوں نے عیسائیوں کی تاریخ وسعت ودقت نظر سے پڑھی ہے، ان کا قلب سلیم، ان کا تاریخی مطالعہ اور ان کی حقیقت پسندی اور انصاف پروری شہادت دے گی کہ ان کا معاملہ صرف محدود وجزئی گمراہی، نری بے عملی اور غلط فہمی کا نہیں ہے، ان کی صورتِ حال ایک ایسے راہ رو اور مسافر کی ہے جو منزل مقصود کی طرف لے جانے والے راستہ سے بھٹک کر ٹھیک الٹی طرف لے جانے والے راستہ پر پڑ جاتا ہے، اور معکوس سفر شروع کر دیتا ہے، وہ جتنا قدم آگے بڑھاتا ہے، اور تیز روی سے کام لیتا ہے، اپنی منزل مقصود سے دور اور دور سے دور تر ہوتا چلا جاتا ہے، اور اس کے

---

(۱) "الیہودی العالمی" ص:۲۵۱

www.abulhasanalinadwi.org

متعلق (مقامات کے ناموں کی تبدیلی کے ساتھ) فارسی کا یہ پرانا شعر پڑھنا حسب حال ہوتا ہے۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ میروی بترکستان است(۱)

یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ادیان سابقہ کے ساتھ اشاعت دین کا معاملہ فرمایا، اور آخری دین کے آنے سے پہلے اور نبوت کے ختم ہونے سے پیشتر ان کے ذریعہ لاکھوں انسانوں کو ہدایت اور ان کو نجات حاصل ہوئی، لیکن چونکہ ان ادیان کو قیامت تک باقی رہنا نہیں تھا، اس لئے حفاظت دین کا ان کے لئے نہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا اور نہ قرآن مجید میں اس کی کوئی تصریح ہے، اس کے برخلاف قرآن مجید میں ان ادیان کے متعلق ہے۔

بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ. (سورۃ المائدۃ:۴۴) کیوں کہ وہ (علمائے یہود ونصاریٰ) کتاب خدا کے نگہبان مقرر کئے گئے تھے، اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکم الٰہی کا یقین رکھتے تھے)۔

ایک طرف اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے متعلق فرماتا ہے "اِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ" دوسری طرف صحف سابقہ کے بارہ میں فرماتا ہے "بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ" (وہ لوگ (علمائے یہود ونصاریٰ) کتاب اللہ

---

(۱) فارس (ایران) سے چلنے والے مسافر کے لئے (جہاں یہ شعر کہا گیا ہے) حجاز اور بیت اللہ شریف مغرب میں ہے، اور ترکستان مشرق میں پڑتا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

کی حفاظت کے ذمہ دار بنائے گئے) اور ایک جگہ بھی یہ نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے قدیم آسمانی کتابوں کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔

اس میں بہت بڑا دخل ان ادیان میں ختم نبوت کے عقیدہ اور اعلان کے نہ ہونے کو ہے، مدعیان نبوت کے سلسلہ کو روکنے کے لئے ان ادیان میں کوئی دیوار نہیں بنائی گئی، کوئی پشتہ تعمیر نہیں کیا گیا، کوئی اعلان نہیں کیا گیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں مدعیان نبوت یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے رہے، لوگ ان کی دعوتوں سے متاثر ہوتے رہے، اور یہودی و مسیحی دنیا کو ایک شدید ذہنی اور مذہبی انتشار سے واسطہ پڑتا رہا۔

یہودی اور مسیحی تاریخ کو پڑھنے والا اس بات کو صاف طریقہ پر دیکھتا ہے، کہ مدعیان نبوت کا کثرت سے پیدا ہونا یہودی دنیا کے لئے اپنے حلقۂ اثر میں، اور مسیحی دنیا کے لئے اپنے حلقۂ اثر میں، ایک عظیم الشان آزمائش اور فتنہ بنا ہوا تھا، یہ ان کے لئے ایک زبردست بحران (CRISIS) اور ایک اہم مسئلہ (PROBLEM) کی حیثیت رکھتا تھا، مجھے سب سے پہلے اس کی طرف توجہ علامہ اقبالؒ (اللہ تعالیٰ ان کے درجہ بلند فرمائے) کی تحریر سے منعطف ہوئی کہ انھوں نے (میرے مطالعہ میں) پہلی مرتبہ یہ لکھا ہے کہ ختم نبوت اس امت کا طرۂ امتیاز اور اس کے حق میں نعمت عظمیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے کہ ختم نبوت کا محکم اعلان کر دیا گویا انسانوں کو یہ بتایا کہ اب

www.abulhasanalinadwi.org

تمہیں بار بار وحی کے انتظار میں آسمان کی طرف دیکھنا نہیں ہے، اب زمین کی طرف دیکھو، اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں زمین کو (جس میں خلیفۃ اللہ فی الارض بنائے گئے ہو) آباد کرنے اور اپنی صلاحیتوں سے انسانوں کی قسمت بدلنے، سہولت بہم پہنچانے، اور ان کے لئے وہ ماحول مہیا کرنے میں صرف کرو جوان کو نجات اخروی اور سعادت دنیوی کے حصول میں معاون ہو، اب تم اپنی توانائی اس میں ضائع نہ کرو کہ ہر تھوڑے وقفہ کے بعد آسمان کی طرف دیکھا کرو کہ کوئی نیا نبی تو نہیں آرہا ہے، کوئی نیا الہام تو نہیں ہو رہا ہے؟ آسمان سے براہ راست کوئی نئی راہنمائی ہونے والی ہے؟ انھوں نے یہ لکھا ہے کہ ختم نبوت ایک ایسی نعمت ہے جس نے اس امت کو انتشار، ذہنی کشمکش، اور جعل سازوں کی سازشوں کا شکار ہونے سے بچالیا (۱)۔

میں نے اس روشنی میں یہودیت اور مسیحیت کی تاریخ براہ راست پڑھنی شروع کی تو میں نے دیکھا کہ یہودی اور مسیحی علماء سر پکڑ کر (اور اس کو "مبالغۃ" نہیں کہہ رہا ہوں) رو رہے ہیں، اور اس پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم کیا کریں؟ عجیب مصیبت ہے، روز ایک نیا مدعی نبوت پیدا ہوتا ہے، اس کو صادق و کاذب ثابت کرنے کے لئے کوئی پیمانہ چاہئے اور وہ بھی ایسا ہونا چاہئے جو سب کی سمجھ میں آئے، ہماری طاقت اور ذہانت

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو علامہ اقبال کے مدارس کے لکچرز۔ RECONSTRUCTION OF RELIGIOUS THOUGHT IN ISLAM اور اس کا اردو ترجمہ۔ از نذیر نیازی؟ "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ"

www.abulhasanalinadwi.org

اسی میں صرف ہو رہی ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ فلاں جعلی مدعی نبوت ہے، فلاں دجال، کذاب ہے، صدیوں تک یہودی اور مسیحی دنیا اس آزمائش میں مبتلا رہی ہے۔

میں یہاں معتبر یہودی وعیسائی مآخذ کے صرف دو اقتباس پیش کرتا ہوں، امریکی برطانی جیوش ہسٹاریکل سوسائٹی کا ایک فاضل رکن (ALBERT M.TAYMSON)(البرٹ ایم ٹائمسن) ''انسائیکلوپیڈیا مذاہب واخلاق'' میں لکھتا ہے:۔

''یہودی حکومت کی آزادی سلب ہوجانے کے بعد پچھلی چند نسلوں تک بہت سے خود ساختہ مسیحاؤں کا ذکر یہود کی تاریخ میں ملتا ہے، جلاوطنی کے تاریک ترین زمانوں میں امید اور خوشخبری کے یہ پیغامبر، خود ساختہ قائدین کی حیثیت سے یہود کو ان کے وطن (جہاں سے ان کے آباء واجداد نکال باہر کیے گئے تھے) واپس لے جانے کی امیدیں دلاتے رہتے تھے، اکثر اوقات اور خصوصاً قدیم زمانہ میں ایسے ''مسیح'' ان مقامات پر اور ایسے زمانہ میں پیدا ہوتے تھے، جہاں یہود پر ظلم وستم انتہا کو پہنچ جاتا تھا، اور اس کے خلاف بغاوت کے آثار پیدا ہوجاتے تھے، اس قسم کی تحریکیں عموماً سیاسی نوعیت کی حامل ہوا کرتی تھیں، خصوصاً بعد کے زمانہ میں تو تقریباً ہر تحریک کا یہی رنگ تھا، اگرچہ یہ تحریک مذہبی عنصر سے کم عاری ہوا کرتی تھیں، لیکن اکثر ان کے بانی بدعات کو فروغ دے کر اپنی سیادت کا دائرہ اور اثر ورسوخ بڑھانے کی کوشش کرتے تھے، جس کے نتیجہ میں یہودیت کی

www.abulhasanalinadwi.org

اصل تعلیمات کو بہت نقصان پہنچتا تھا، نئے نئے فرقے جنم لیتے اور پھر بالآخر عیسائیت یا اسلام میں ضم ہوجاتے تھے"(۱)۔

EDWIN KNOX MITCHELL ہارٹ فورڈ (HARTFORD) کے مدرسہ دینیات میں یونانی، رومی اور مشرقی کلیسا کی تاریخ کے پروفیسر مسیحیت کو پیش آنے والے اس ابتلا کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

"ان جھوٹے نبیوں کے ظہور نے جو ماورائی حکمت (Superior Wisdom) کے مدعی ہوتے تھے، بہت جلد بے اعتمادی پیدا کردی اور کلیساؤں اور ان کے رہنماؤں کو خطرہ کا احساس دلایا جو ان کی فلاح وبہبود کے گرد منڈلا رہا تھا، تاہم ابھی کوئی ایسا تادیبی طریقہ وجود میں نہیں آیا تھا، جو جانا پہچانا بھی ہوتا، اور ان مکاروں کا زور بھی ختم کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو، جنھیں یہ دعویٰ تھا کہ خدا ان سے کلام کرتا ہے، اور ان پر بذریعہ وحی اپنے راز ہاء سربستہ منکشف کرتا ہے، ابھی تک کوئی ایسا معیار نہیں دریافت ہو پایا تھا، جس کے ذریعہ ان مدعیان روحانیت کی صداقت کا امتحان لیا جاسکتا، ایسے معیار کا دریافت ہونا قطعاً ضروری تھا، اور اگر یہ دریافت نہ بھی ہوتا تو بھی کلیسا اس کی تخلیق کرکے رہتا تاکہ اس کے ذریعہ مذہب کو بنیادی اصولوں میں انتشار اور زندگی کو الحاد کے راستہ پر جاپڑنے سے بچاسکے، اور اس طرح خود اپنی حفاظت کا انتظام کرسکے(۱)"۔

آپ خیال کیجئے کہ جب یہ صورت حال ہو تو پھر دوسرے کام کیسے

(۱) Encyclopedia of Religion & Ethics. Vol. 8, P. 581.

(۱) ENCYCLOPEDIA OF RELIGION AND ETHICS,VOL.10,P.383

www.abulhasanalinadwi.org

ہو سکتے ہیں۔

یہاں پر ہمیں اس حدیث کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے جس کو ہم پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں، میں بھی انہی لوگوں میں ہوں جنھوں نے الحمدللہ حدیث کا درس لیا، اور دیا بھی، لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس وقت ہم اس حدیث کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکے، لیکن جب ختم نبوت کا مسئلہ آیا اور ان یہودیوں اور عیسائیوں کی ذہنی پریشانی اور بحرانی کیفیت کا علم ہوا تو اس حدیث کو ہمیں سمجھنے میں مدد ملی، بخاری کی حدیث ہے۔

”جاء رجل من اليهود الى عمر بن الخطاب رضى الله عنه۔فقال:ياأمير المؤمنين انكم تقرأون اية فى كتابكم،لو علينا معشر اليهود نزلت لاتخذناذلك اليوم عيداً،قال:وأى آية؟فقال قوله:”اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ“فقال عمر۔رضى الله عنه۔والله انى لأعلم اليوم الذى نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم۔والساعة التى نزلت فيهاعلى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔عشية عرفةيوم جمعة(۱)“۔

اس میں ہر چیز قابل توجہ ہے، معمولی یہودی نہیں ایک یہودی عالم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے آکر کہا کہ امیر المؤمنین! آپ اپنی مقدس کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس روز کو روز جشن بنا لیتے، لیکن آپ لوگ آسانی سے پڑھ جاتے

(۱) روایت صحیح بخاری، کتب صحاح و سنن، مسند امام احمد بن حنبل (الفاظ مسند احمد بن حنبل کے ہیں)

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں، (آپ کو اندازہ نہیں کہ وہ آیت کتنی عظیم الشان وہ ایک حد فاصل، اور امت کے حق میں ایک نعمت ہے) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ کون سی آیت ہے، یہودی نے کہا کہ "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ" حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم اس روز بلکہ اس وقت کو بھی خوب جانتے ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ نازل ہوئی تھی، وہ جمعہ کا دن اور عرفہ کی شام تھی۔

اس جواب میں فاروقی ذہن اور فاروقی راہنمائی کام کرتی نظر آتی ہے، آپ نے فرمایا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وقوف عرفہ کے دن یہ آیت نازل ہوئی، یہ تو رکھی رکھائی عید ہے، اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ ہمیں کسی نئے تہوار اور جشن کی ضرورت نہیں (اور اسلام حقیقتاً تہواروں اور جشنوں کا مذہب بھی نہیں ہے)

میں اس یہودی کے فہم کی اور اس کے نظر کی داد دیتا ہوں، اس کا بیان ایک تاریخی شہادت کا درجہ رکھتا ہے، یہ شہادت روایتی اور تاریخی طور پر بھی معتبر ہے، اور قرائن و آثار کے اعتبار سے بھی قابل فہم ہے، اس حدیث نے ثابت کر دیا کہ ایک یہودی عالم کی شہادت کے مطابق (جو اپنے مذہب کا واقف کار اور مستند نمائندہ ہے) یہودی مذہب میں کوئی ایسا اعلان نہیں کہ نبوت ختم ہوگئی، اور ہمارے یہاں اس کا صاف اعلان موجود ہے، اگر ہمارے سامنے وہ یہودی عالم ہوتا تو آپ دیکھتے کہ اس کے چہرے پر کیا اتار چڑھاؤ ہے اور حسرت و افسوس کے کیا آثار ہیں؟ اگر کوئی شخص اس

www.abulhasanalinadwi.org

کے الفاظ کی طاقت اور اس تعبیر کی گیرائی و گہرائی پر غور کرے تو اس کو کچھ اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس نے کس طرح اور کس حسرت سے اپنے اس مفہوم کو ادا کیا ہوگا، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین اسلام کو یہ خصوصیت عطا فرمائی اور دین کے مختتم محکم وکامل ہونے کا آخری طور پر اعلان فرمادیا۔

میں یہاں پر یہ عرض کردوں کہ اسلامی تاریخ میں یہ دونوں فرض (اشاعت دین اور حفاظت دین) دوش بدوش اور ساتھ ساتھ چلتے رہے ہیں، لیکن اشاعت دین کے لئے ان دقیق وعمیق بلند ونازک صفات کی اتنی ضرورت نہیں، جتنی حفاظت دین کے لئے ضرورت ہے، اشاعت دین کا جہاں تک تعلق ہے، وہ بادشاہوں کے ذریعہ سے بھی ہوئی، فاتحین ممالک اور بانیان سلطنت کے ذریعہ سے بھی ہوئی، تنہا ولید بن عبدالملک کی خلافت کے دور میں (جس کو ہم معیاری نہیں سمجھتے) لاکھوں اور ممکن ہے کروڑوں آدمی مسلمان ہوئے ہوں اس لئے کہ جس وسعت کے ساتھ ولید کے زمانہ میں دنیا فتح ہوئی اس کی نظیر دوسرے خلفاء وسلاطین کے عہد میں مشکل سے ملے گی، عقبہ بن نافع دمشق سے چلتے ہیں، اور مصر سے لے کر لیبیا طرابلس، الجزائر، تونس اور مراکش ورباط تک پہنچ جاتے ہیں، شمالی افریقہ کی پوری پٹی مسلمان ہوجاتی ہے، وہ بحر ظلمات میں گھوڑے ڈال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

www.abulhasanalinadwi.org

اے اللہ یہ سمندر حائل نہ ہوتا تو میں تیری زمین کے آخری سرے تک تیرا دین پھیلاتا چلا جاتا (۱)، میں نے اپنے سفر مغرب کے دوران وہ جگہ دیکھی ہے جس کا نام آج تک ''اسفیٰ'' ہی ہے، معلوم ہوا کہ انھوں نے اس حسرت اور خلوص کے ساتھ وہ لفظ کہے تھے کہ آج تک اس جگہ کا نام اسفیٰ ہے۔

جہاں تک اشاعت دین کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ فاتحین، وقائدین عساکر اسلامیہ کو جزائے خیر دے، ہمیں ان کا احسان ماننا چاہیے، ان کے لئے کلمۂ خیر کہنا چاہئے، میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جو فاتحین وقائدین کے سارے کارناموں پر یکسر پانی پھیر دیتے ہیں، اور ان کو خالص دنیادار اور دنیا طلب سلاطین وملوک کی طرح پیش کرتے ہیں، اللہ نے ان سے بڑا کام لیا، خلفائے بنی امیہ کے ذریعہ اور دوسرے مسلمان سلاطین کے ذریعہ بڑے پیمانہ پر اشاعت اسلام ہوئی۔

لیکن اشاعت اسلام کے لئے نازک صفات، اندرونی روحانی طاقت اس دین پر اعتماد کلی اور اس کے بارے میں مکمل شرح صدر اور اس غیرتِ دینی کی اتنی ضرورت نہیں جتنی حفاظت دین کے لئے ضرورت ہے۔ اس لئے حفاظت دین کا فریضہ علماء کے سپرد کیا گیا ہے، نائبین رسول کے سپرد کیا گیا ہے، اشاعت دین میں دونوں شریک ہیں، اس میں کوئی شبہ نہیں، سیدنا عبدالقادر جیلانی اور ان کے متبعین کے ذریعہ افریقہ میں اسلام

---

(۱) تاریخ الکامل ابن اثیر، ج ۳/ص: ۴۲، ۴۳

www.abulhasanalinadwi.org

جس طرح پھیلا حضرمی سادات وشیوخ تجار کے ذریعہ ملیشیا اور انڈونیشیا جس طرح مسلمان ہوئے، نائب رسول اللہ (۱) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور ان کے جانشینوں کے ذریعہ اسلام جس طرح پھیلا ہے، افسوس ہے کہ اس کا مفصل ریکارڈ موجود نہیں ہے، مگر تاریخ سے متواتر یہ حقیقت ثابت ہوتی ہے یہاں تک کہ ابوالفضل جیسا (SECULAR) مؤرخ بھی بلند الفاظ میں اس کا اعتراف کرتا ہے (۲)۔

ہندوستان کی اشاعت اسلام کی تاریخ میں تین نام اور بہت نمایاں نظر آتے ہیں، امیر کبیر سید علی ہمدانی جن کے ہاتھ پر کشمیر کا بڑا حصہ مسلمان ہو، شیخ اسماعیل لاہوری۔ اور خواجہ فریدالدین گنج شکر (۳)، تیرھویں صدی ہجری کے ایک باخبر عالم و مؤرخ مولانا عبدالاحد کہتے ہیں کہ حضرت سید احمد شہیدؒ کے ہاتھ پر چالیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے (۴)۔

لیکن حفاظت دین کا اب سارا انحصار ہمارے علماء پر ہے، ہمارے مدارس کے فضلاء پر ہے، اور میں اس سلسلہ میں عرض کرتا ہوں کہ اس کی پیشین گوئی موجود ہے، مشکاۃ شریف میں حدیث موجود ہے:۔

يحمل هذا العلم من كل خلف عدو له يتقون عنه

---

(۱) میں یہ لفظ قصداً استعمال کررہا ہوں کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ سب بزرگوں کا نام اس طرح لیتے ہیں جس طرح لینا چاہئے، لیکن جب خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیتے ہیں تو نائب رسول اللہ ضرور کہتے ہیں۔ (۲) ملاحظہ ہو آئین اکبری، ص: ۲۷۰۔ (۳) ملاحظہ ہو "دعوت اسلام" (ترجمہ PREACHING OF ISLAM از پروفیسر آرنلڈ) ص: ۲۷۸۔۲۷۹ و ص: ۲۸۸۔۲۸۹ (اردو) طبع لاہور ۱۹۷۲ء۔ (۴) سوانح احمدی۔

www.abulhasanalinadwi.org

تحریف الغالین و انتحال المبطلین و تاویل الجاھلین (۱) اس علم کے حامل ہر نسل میں سے وہ لوگ ہوں گے جو دیانت وتقویٰ سے متصف ہوں گے وہ اس دین کی غلو پسندوں کی تحریف، اہل باطل کی غلط نسبت وانتساب اور جاہلوں کی تاویلات سے حفاظت کریں گے۔

میں پھر آپ سے کہتا ہوں کہ:۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (سورۃ النجم۔۳۔٤) (اللہ کے نبی) نہ خواہش نفس سے منھ سے بات نکالتے ہیں، یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔

ایک نبی مرسل اور صادق ومصدوق کی زبان ہی سے یہ الفاظ نکل سکتے ہیں، اسلام کی پوری تاریخ اصلاحی وتجدید آپ پڑھیں، حفاظت دین کے جتنے کام ہوئے ہیں، صیانت دین کے جتنے کام ہوئے ہیں، ان میں سے ہر کام ان عنوانوں میں سے کسی نہ کسی عنوان کے تحت آتا ہے، افسوس ہے کہ ہم نے ان الفاظ کے اعماق اور آفاق کا جائزہ نہیں لیا اور ان کا صحیح اندازہ نہیں کیا، الفاظ کے لئے اعماق بھی ہوتے ہیں آفاق بھی، الفاظ نبوی کے آفاق بھی وسیع سے وسیع تر اور اعماق بھی عمیق تر ہیں، اللہ کے برگزیدہ رسول کے سوا چودہ سو برس پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا "ینفون عنه تحریف الغالین و انتحال المبطلین و تاویل الجاھلین" ساری تاریخ اصلاح وتجدید اس کی تشریح ہے۔

(۱) مشکوۃ فصل ثانی ص:۳٦

www.abulhasanalinadwi.org

اب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ان فتنوں میں جو امت کی تاریخ میں رونما ہوئے فتنۂ قادیانیت سرفہرست ہے، مجھے تاریخ کے اس حصہ سے خصوصی دلچسپی رہی ہے، جس کا تعلق ملت اسلامیہ کے دین وعقائد فکر ورجحان اور تحریکوں سے رہا ہے، اس لئے میں اپنے محدود مطالعہ کی روشنی میں کہہ سکتا ہوں کہ ظہور اسلام سے لے کر اس وقت تک کوئی فتنہ اسلام کی تاریخ میں اتنا نازک اور ابتلا کا نہیں تھا، جتنا قادیانیت، اس کا خطرناک پہلو یہ ہے کہ وہ ایک مستقل دین اور متوازی امت کی تشکیل کی دعوت ہے، اس لئے ہمارے بہت سے ان علماء حضرات کو جنھوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا (اللہ تعالیٰ نے ان کے درجے بلند فرمائے) اس پہلو کے تفصیلی وتنقیدی مطالعہ کا موقع نہیں ملا، بہت سی چیزیں زمان ومکان سے متعلق ہوتی ہیں، ذہانت، وفور علم، اس کے ادراک کے لئے کافی نہیں، جو واقعہ ابھی پیش نہیں آیا، جو دعوے ہمارے سامنے نہیں آئے، ان دعووں کا ہم پہلے سے نوٹس کیسے لے سکتے ہیں، حقیقتاً قادیانی لٹیریچر اس طرح کھلے طریقہ سے سامنے نہیں آیا تھا کہ یہ حضرات یہ اندازہ کرتے، ہمارے بہت سے مناظرین اور مدافعین نے (جو ہمارے اعتراف واحترام کے مستحق ہیں) بیشتر ایک اسلامی فرقہ کی حیثیت سے قادیانیت پر نظر ڈالی، اور اسی دائرہ کے اندر اس کا احتساب کیا، لیکن معاملہ یہ نہیں ہے، معاملہ یہ ہے کہ وہ ایک متوازی امت اور ایک مستقل دین کی داعی ہے، یہاں پورا دینی نظام

www.abulhasanalinadwi.org

ترتیب دیا گیا ہے، شعائر کے مقابلہ میں شعائر، مقدسات کے مقابلہ میں مقدسات، مرکز کے مقابلہ میں مرکز، قبلہ کے مقابلہ میں قبلہ، محبت کی جگہ پر محبت، عظمت کی جگہ پر عظمت، ایک طریق فکر واستدلال کی جگہ پر دوسرا طریق فکر واستدلال کتابوں کی جگہ پر کتابیں، ہر چیز کا انھوں نے بدل مہیا کیا ہے، اور ہر چیز انھوں نے متبادل دی ہے، یہاں تک کہ اسلامی تقویم کے قمری وہجری مہینوں کے مقابلہ میں انھوں نے مہینوں کے نئے نام رکھے ہیں، اتنا وقت نہیں ہے کہ اس کو تفصیل سے بیان کیا جاسکے، متعدد کتابوں میں اس کی تفصیلات اور نمونے ملیں گے، خود میری کتاب ''قادیانیت'' میں ایک مستقل باب ''ایک مستقل دین اور ایک متوازی امت'' کے عنوان سے ہے۔

ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ ''قادیانیت'' ایک مستقل دین اور متوازی امت بنانے کی کوشش ہے، بلکہ مرزا صاحب کو انبیاء علیہم السلام پر بھی فضیلت دی گئی ہے، مجھے پھر کہنا پڑتا ہے کہ علامہ اقبال نے اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھا، میرے علم میں انھوں نے اپنے ان انگریزی مضامین میں جو جواہر لال نہرو صاحب کے اٹھائے ہوئے اس سوال کے جواب میں کہ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں میں آخر اتنا جوش وخروش کیوں پایا جاتا ہے، وہ بھی ایک مسلمان فرقہ ہے، کمال اتاترک نے بھی دین میں اصلاحات کیں، وہ بھی بعض نئی چیزیں پیش کرتے ہیں (۱)، لیکن

(۱) مقالات شائع شدہ اخبار STATESMAN

www.abulhasanalinadwi.org

ان کے خلاف تکفیر و تنقید کی یہ ہنگامہ آرائی نہیں ہوئی، علامہ اقبال نے اس بات کو واضح کیا کہ اس امت کی اجتماعیت مربوط ہے ختم نبوت کے عقیدہ سے، یہ خاص توفیق الٰہی تھی، میں اس کو اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد اور وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر سمجھتا ہوں، اگر خدانخواستہ علامہ اقبال کو اس بارے میں ذرا سا تردد پیدا ہو جاتا، یا وہ تذبذب کا شکار ہوتے تو اس نئی تعلیم یافتہ نسل کو بچانا کسی کے بس میں نہیں تھا، لیکن ان مخلصین کی دعاؤں کا نتیجہ ہے، کہ اللہ کی توفیق سے علامہ اقبال کا ذہن اس بارہ میں بالکل صاف تھا، انھوں نے اس سلسلہ میں علمی و فکری انداز پر بڑا اہم کردار ادا کیا، انھوں نے اپنے اس انگریزی مضمون میں جو جواہر لال صاحب کے جواب میں شائع ہوا یہ لکھا ہے کہ "اسلام بحیثیت دین و مذہب اپنے عقائد اور اپنی شریعت پر قائم ہے لیکن بحیثیت ایک معاشرہ و جماعت یہ امت ختم نبوت کے عقیدہ پر قائم ہے، اسلام کے قیام کے لئے اس کی شریعت کافی ہے، لیکن جہاں تک امت کا تعلق ہے اس امت کی شیرازہ بندی، اس امت کا باہمی ربط، اس امت کا دوام اس کا تسلسل ختم نبوت کے عقیدہ سے وابستہ ہے(۱)"۔

اور دوسری بات ان کی گرفت میں یہ آئی کہ یہ فتنہ برطانوی حکومت اور مغربی اقتدار کی سازش اور ایک گہری اور دوررس منصوبہ بندی کا جز

---

(۱) ملاحظہ ہو ISLAM AND AHMADISM شائع کردہ "مجلس تحقیقات و نشریات اسلام" ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، اور یہ ایک ایسی تاریخی حقیقت ہے جس کا دستاویزی ثبوت موجود ہے، خود مرزا صاحب اپنی کتاب "تریاق القلوب" میں لکھتے ہیں:۔

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اسقدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں، میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر اور شام اور کابل وروم تک پہنچا دیا ہے، میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی و مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں (۱)"۔

انھوں نے لفٹننٹ گورنر پنجاب کو ۲۴رفروری ۱۸۹۸ء میں جو درخواست پیش کی تھی، اس میں اپنے خاندان کو اور اپنی ذات کو گورنمنٹ برطانیہ کا وفادار اور جاں نثار اور سرکار انگریزی کا "خودکاشتہ پودا" کے نام سے موسوم کیا ہے (۲)، علامہ اقبال نے بڑے لطیف اور حکیمانہ انداز میں اس ربط و تعلق کا ظاہر کیا ہے جو "قادیانیت کی تحریک اور برطانوی سیاست کے مصالح و مفادات کے درمیان پایا جاتا ہے (۳) "امامت" کے عنوان سے وہ فرماتے ہیں۔

(۱) تریاق القلوب ص:۱۵۔ (۲) ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت ج ۷/ص:۱۹ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مقرر کی کتاب "قادیانیت" فصل دوم "انگریزی حکومت کی تائید اور جہاد کی ممانعت"
(۳) خود مرزا صاحب نے صاف لفظوں میں اس ربط و تعلق کا اعتراف کیا ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے

ہے وہی تیرے زمانہ کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

موت کا آئینہ میں تجھ کو دکھاکر رخ دوست
زندگی اور بھی تیرے لئے دشوار کرے

دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھاکر تجھے تلوار کرے

فتنۂ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

"نبوت" کے عنوان سے فرماتے ہیں ۔

میں نہ عارف نہ مجدد نہ محدث نہ فقیہہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام

ہاں مگر عالم اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
فاش ہے مجھ پہ فلک نیلی فام

عصر حاضر کی شب تار میں دیکھی میں نے
وہ حقیقت کہ ہے روشن صفت ماہ تمام

www.abulhasanalinadwi.org

وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں شوکت وقوت کا پیام

یہ وہ شخص کہہ رہا ہے جس نے کیمبرج کی یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم پائی، اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کو پنجاب میں پیدا کیا (میں مولانا سید محمد علی مونگیریؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء وتلامذہ نیز پروفیسر الیاس برنی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی وغیرہم کا ذکر نہیں کروں گا کہ وہ سب ایک مستقل مضمون بلکہ رسالہ وکتاب کے مستحق ہیں) آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں، ایک علامہ اقبال دوسرے مولانا ظفر علی خاں، ایڈیٹر "زمیندار" اگر یہ دونوں وقت پر میدان میں نہ آتے تو نئی نسل کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا، جو ہماری زبان نہیں سمجھتی، ہمارے طرز استدلال کو نہیں سمجھ سکتی، ان کو علامہ اقبال کی اس عمیق و مؤثر اور سحر انگیز شاعری اور ظفر علی خاں کے زور کلام نے قادیانیت کے آغوش میں جانے سے روکا۔

حضرات فضلاء، طلبائے عزیز، مہمانان کرام! میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ حفاظت دین کا فرض آج بھی اسی طریقہ سے علماء اور طالبان علوم دینیہ اور ہماری درس گاہوں میں پرورش پانے والوں اور نائبان رسول کے ذمہ ہے، جیسے کہ پہلی صدی سے لے کر اس وقت تک رہا ہے، اس لئے برموقع اور صحیح جگہ پر یہ مجلس مذاکرہ، یہ کانفرنس منعقد ہو رہی

www.abulhasanalinadwi.org

ہے، میں نے عرض کیا کہ حفاظت دین کے شرائط وصفات، اشاعت دین
کے شرائط وصفات سے زیادہ دقیق زیادہ عمیق، زیدہ نازک اور زیادہ اہم
ہیں، اس کے لئے دین کا عمیق فہم ہونا چاہیے، اس کے لئے اسرار وحقائق
دین سے واقفیت ہونی چاہیے، اس کے لئے صاحبفن اور ماہرین علوم دینیہ
اساتذہ وتلمذاور براہ راست دین کے سمجھنے اور عربی زبان پر عبور حاصل
کرنے کی ضرورت ہے، اس کے لئے تفسیر وحدیث اور تاریخ اصلاح
وتجدید کے وسیع مطالعہ کی ضرورت ہے، پھر ایک بیدار ضمیر اور اس سے بھی بڑھ
کر حمیت دینی وغیرت اسلامی کی ضرورت ہے۔ ع

میرے دیکھے ہوئے ہیں مشرق ومغرب کے میخانے

آپ کے اسلاف کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے۔

میں نے اپنے مطالعہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ دسویں صدی ہجری
سے لے کر اس وقت تک حفاظت دین کا فریضہ اس گروہ قدسی نے
ادا کیا جس کے سرخیل اور سرگروہ سیدنا مجدد الف ثانیؒ ہیں (۹۷۱ھ۔۱۰۳۴ھ)
شیخ الاسلام ابن تیمیہ (برداللہ مضجعہ) کے بعد ہمیں اس پایہ کے
مجدد دین، اور اس پایہ کے محافظین دین کم نظر آتے ہیں، لیکن مجدد الف
ثانیؒ کے عہد سے لے کر (جن کی ولادت ۹۷۱ھ میں ہوئی اور ۱۰۳۴ھ میں
وفات ہے) ہمارے اس عہد تک کم سے کم برصغیر ہند میں یہ فریضہ ان درس
گاہوں اور علمی ودینی مرکزوں کے فضلاء نے انجام دیا جو حکیم الاسلام

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت شاہ ولی اللہؒ کے فکر ومسلک اور ان کے بنائے ہوئے نقشہ پر قائم ہوئے، اور آج بھی یہ ان کے کرنے کا سب سے بڑا کام ہے ۔

گماں مبر کہ بپایاں رسد کار مغاں
ہزار بادۂ ناخوردہ در رگ تاکست

اس وقت آپ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ہندوستان میں دین کا فہم، دین کی صحیح تعبیر، دین کا صحیح تصور، اور دین کی اصل بنیادیں متاثر نہ ہونے پائیں، یہ سب سے بڑا فریضہ ہے مدارس عربیہ کے فضلاء اور ان سے انتساب رکھنے والے علماء و اہل فکر کا، صیانت دین وحفاظت دین کا میدان علماء ہی کا میدان ہے، اور علماء ہی اس میدان کا حق ادا کر سکتے ہیں، اس لئے میں نے یہ عرض کیا کہ اس کے لئے ان محاذوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے، جن کا ذکر حدیث بالا "ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاہلین" میں آیا ہے، ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فصول و ابواب دے دیئے ہیں، ہم کو اہم ناکوں اور فیصلہ کن محاذوں پر کھڑا کر دیا ہے، فتنے کے دروازے کیا ہیں "تحریف الغالین۔ انتحال المبطلین۔ تاویل الجاہلین" اور میں اپنے قابل احترام فاضل دوستوں سے کہتا ہوں کہ اس وقت نہیں ایک دن دو دن سوچ کر کوئی چوتھا عنوان تجویز کریں جو اس حدیث میں نہیں آیا ہے، وہ دیکھیں گے کہ وہ عنوان ان میں سے کسی نہ کسی عنوان کے تحت آجاتا ہے، اس میں دعویداران نبوت بھی آتے ہیں، دین میں تحریف کرنے والے بھی آتے ہیں، اہل الحاد

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

وانتاج (طاقت تخلیق نہیں کہتا) کی قابلیت پر اعتماد نئی نسل کے ذہنوں میں آپ کو بحال کرنا پڑے گا، قادیانیت سے کم درجہ کے فتنے جس کے نام لینے کی ضرورت نہیں، وہ بھی اسی راستہ سے آرہے ہیں کہ ہمارے اچھے خاصے پڑھے لکھے نہیں جانتے کہ شجر اسلام ہر زمانہ میں سرسبز وشاداب رہا اور دین کا درخت نئے شگوفے کھلاتا رہا اور ہر زمانہ میں نئے برگ وبار لاتا رہا، محافظین اسلام مجددین دین، قائدین ملت اور مجاہدین اسلام سے کوئی زمانہ خالی نہیں رہا، اور قرآنی ودینی حقائق کبھی یکسر وکلیۃً پردۂ خفا میں نہیں گئے اور دین عمومی تحریف اور امت اجتماعی انحراف کا کبھی شکار نہیں ہوئی، اور یہ دعویٰ کروں تو بجا ہے کہ پوری تاریخ اسلام میں ایک سال کی مدت اور کم از کم چھ مہینے کی مدت اور کہوں کہ وسیع عالم اسلام کے کسی محدود سے محدود رقبہ میں بھی کوئی ایسا زمانہ نہیں گذرا کہ حق بات کہنے والا ناپید ہوگیا ہو، اور دین کے بنیادی حقائق بالکل مجہول ہوگئے ہوں، اسی کی طرف اشارہ ہے، اس حدیث میں "لا تجتمع امتی علی ضلالۃ" (۱) (میری امت پورے طور پر کبھی کسی گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی) آپ کو یہ کام کرنا ہوگا، اور یہ ایک مثبت اور ایجابی کام ہے، آپ کو اس نئی نسل کا اعتماد قرآن مجید کی ابدیت پر قرآن مجید کی قوت تاثیر پر، اور اس کی قوت تولید پر، اور شریعت اسلامی کے زمانہ کا ساتھ دینے پر، اور اس کے نئے مسائل ومشکلات کو حل

---

(۱) رواہ ابن ابی عاصم۔

www.abulhasanalinadwi.org

کرنے اور علوم اسلامیہ کی حیات ونمو کی صلاحیت پر، بحال کرنا پڑے گا، یہ خیال سخت خطرناک ہے کہ امت معاذ اللہ عقیم ہوگئی ہے، یہ علوم اسلامیہ اپنی طاقت وافادیت کھو چکے ہیں، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے، اور یہ اندھیرا صدیوں سے چلا آرہا ہے، اس کے نتیجہ میں پھر کوئی مدعی پیدا ہوسکتا ہے، اس لئے آپ کو جہاں ایک طرف دفاعی کام کرنے پڑیں گے جو بسا اوقات ضروری ہوجاتے ہیں وہیں آپ کو جرأتمندانہ ودانشمندانہ اقدام بھی کرنا ہوگا، آپ کو دین کی ایسی تشریح کرنی ہوگی، جس سے امت کو اس دین کی ابدیت اور ہر زمانہ کا نہ صرف ساتھ دینے، (میں دین کو اس سے بالاتر سمجھتا ہوں کہ صرف زمانے کا ساتھ دے سکنے کا ذکر کروں) بلکہ نئی نسل کی قیادت کی اور زمانہ کی رہنمائی کی صلاحیت کو ثابت کرنا ہوگا، زمانہ کا ساتھ دینا کیا ہوتا ہے، زمانہ کا ساتھ تو سارے مذاہب دے رہے ہیں، لیکن اپنے وقت پر صحیح قیادت، مسائل ومشکلات کا حل، امت اور نئی نسل کو نئے نئے فتنوں سے بچانے کی صلاحیت اس امت کے علماء اور قائدین کی خصوصیت ہے۔

☆☆☆

www.abulhasanalinadwi.org